چالیس علی بابا ایک چور
اشتیاق احمد
TAHIR S. MALIK
PRESENTS

نئی نسل — نیا ادب

چالیس علی بابا ایک چور

اشتیاق احمد

اشتیاق پبلی کیشنز ۱۲/۹، نصیر آباد سانده کلاں، لاہور

Ph: 321537

CHALEES ALIBABA AIK CHOR
BY
ISHTIAQ AHMAD

ISHTIAQ PUBLICATIONS
9/12 NASEERABAD, SANDA KALAN, LAHORE. PH: 321537

Rs. 4-50

786 9305 01 001

صبح سویرے علی بابا کی آنکھ کھلی.... آنکھ کھلتے ہی اس نے اپنی تجوری کو کھولا۔ وہ صبح سویرے سب سے پہلے یہی کام کیا کرتا تھا.... وہ حیران رہ گیا.... تجوری بالکل خالی پڑی تھی.... اس میں سے تمام زیورات، اشرفیاں اور ہیرے اس طرح غائب تھے جیسے گدھے کے سر سے سینگ.... اس نے چیخ چیخ کر اپنے گھر والوں کو اپنے گرد جمع کر لیا اور لگا چلانے:

"ارے میں مارا گیا.... کوئی چور میری تجوری کا صفایا کر گیا.... میں برباد ہو گیا، میں کہیں کا نہیں رہا...."

"حیرت ہے .... اتنے بہت سے زیورات، اشرفیاں اور ہیرے چور کس طرح اٹھا کر لے گیا؟" علی بابا کی بیگم نے کہا۔

"ایک منٹ ٹھہرو.... پہلے میں اپنے بھائی کا حال پوچھ کر آتا ہوں.... کہیں کوئی اس کی تجوری کا بھی صفایا تو نہیں کر گیا"۔

یہ کہہ کر علی بابا باہر کی طرف دوڑ پڑا.... اس کے گھر کی دیوار کے ساتھ ہی دوسرے علی بابا کا گھر تھا.... اس نے زور زور سے

دوسرے علی بابا کا دروازہ کھٹکھٹایا.... اچانک دروازہ کھلا۔

"کیا ہو گیا ہے صبح ہی صبح.... کیا تمہیں تمام رات چوہوں نے سونے نہیں دیا"۔ دوسرے علی بابا نے تیز آواز میں کہا۔

"ارے ہاں واقعی.... ان کم بخت چوہوں نے ناک میں دم کر رکھا ہے.... صبح صبح میں تم سے یہی مشورہ کرنے آیا تھا کہ ان بدبخت چوہوں سے کس طرح چھٹکارا حاصل کیا جائے.... ہاں تو تم کوئی ترکیب بتا رہے ہو یا میں تیسرے علی بابا کا دروازہ کھلواؤں"۔

"لیکن تم اتنی سی بات کے لیے دوپہر کے وقت بھی تو آ سکتے تھے"۔

"ہاں واقعی' میں اتنی سی بات کے لیے دوپہر کو بھی تو آ سکتا تھا' اچھا تم آرام کرو' میں دوپر کو آ جاؤں گا"۔

"ہاں بہت بہت شکریہ.... تم میرے بہت اچھے بھائی ہو' میری ہر بات فوراً مان لیتے ہو.... اور ہاں دوپہر کو جب آؤ تو تھوڑی سی لسی لیتے آنا.... کل سے میری بھینس بیمار ہے.... دودھ نہیں دے رہی اور لسی کے بغیر تم جانتے ہو' لقمہ میرے حلق سے نہیں اترتا"۔

"ہاں! یہ تو میں جانتا ہوں' خیر اگر گھر میں لسی بچ گئی تو میں تمہارے لیے لیتا آؤں گا"۔

"بہت بہت شکریہ! اگر نہ بچے تو تب بھی لیتے آنا"۔ دوسرے علی بابا نے کہا۔

"اچھی بات ہے.... آخر تم میرے بھائی ہو.... مذاق تو نہیں ہو.... لسی نہ بچی تو بھی میں ضرور تمہارے لیے لسی لیتا آؤں گا"۔

اور پہلا علی بابا واپس مڑا.... اپنے گھر میں داخل ہو گیا.... سب کے سب صحن میں بیٹھے رو رہے تھے۔

"ہائیں! تم لوگوں کو کیا ہو گیا ہے"۔ علی بابا نے حیران ہو کر کہا۔

"کیا بنا.... کیا معلوم ہوا"۔

"دوپہر کو بات کریں گے.... اور ہاں اس کے لیے لسی بھی لے کر جاؤں گا.... بے چارہ بغیر لسی کے روٹی نہیں کھا سکتا"۔

"کس کی بات کر رہے ہیں.... دماغ تو ٹھیک ہے"۔

"اپنے بھائی دوسرے علی بابا کی.... اس نے کہا ہے کہ چوہوں کے بارے میں دوپہر کو بات کریں گے.... تم فکر نہ کرو بیگم، آج ان چوہوں کا میرے گھر میں آخری دن ہے"۔

"چوہوں نے تو واقعی ستیاناس کر رکھا ہے.... لیکن تم چوہوں کے بارے میں بات کرنے کب گئے تھے"۔ بیگم نے چلا کر کہا۔

"ہائیں! میں چوہوں کے بارے میں بات کرنے نہیں گیا تھا"۔

"نہیں تو .... آپ سے کس نے کہا کہ آپ چوہوں کے بارے میں بات کرنے گئے تھے، غضب خدا کا، صبح صبح بھی کوئی چوہوں کے بارے میں بات کرتا ہے"۔

"واقعی! یہ بات بھی ہے.... لیکن پھر میں اپنے بھائی کے پاس کس لیے گیا تھا"۔

"یہی تو بات سوچنے کی ہے"۔

"ارے تو سوچو.... روکا کس نے ہے سوچنے سے"۔

وہ سب سوچ میں ڈوب گئے.... ایسے میں علی بابا کی نظر کھلی تجوری پر پڑی.... اس کے کمرے کا دروازہ کھلا ہوا تھا اور صحن سے بھی تجوری صاف نظر آ رہی تھے۔

"ہائیں! یہ میری تجوری کو کس نے کھولا"؟ اس نے چلا کر کہا۔

"اوہ! تجوری .... ہاں واقعی.... تجوری کو کس نے کھولا"۔ بیگم نے بھی چلا کر کہا۔

"ارے! اس میں تو کچھ بھی نہیں ہے.... ساری کی ساری دولت کہاں گئی.... اف! اب یاد آیا میں اپنے بھائی سے کیا پوچھنے گیا تھا کہ کہیں اس کی تجوری بھی تو کسی چور نے خالی نہیں کر دی.... ٹھہرو میں ابھی پوچھ کر آتا ہوں"۔

"کیا خاک پوچھ کر آئیں گے.... پھر بھول جائیں گے.... بہتر ہو گا کہ ننھے علی بابا کو ساتھ لے جائیں' یہ آپ کو یاد کرا دے گا کہ آپ وہاں کس لیے پہنچے ہیں"۔

"اچھی بات ہے.... آؤ ننھے علی بابا"۔ اس نے اپنے بیٹے کا ہاتھ پکڑا اور باہر نکل گیا۔

ایک بار پھر اس نے دوسرے علی بابا کے دروازہ پر دستک دی،
فوراً ہی دروازہ کھلا۔

"آؤ میرے پیارے بھائی.... صبح صبح کیسے آنا ہوا.... خیر تو ہے؟"

"تم شاید بھول گئے"۔ علی بابا نے کہا۔

"کیا بھول گیا.... میں اور کچھ بھول جاؤں.... ہو ہی نہیں سکتا"۔
دوسرے علی بابا نے کہا۔

"بابا جان ابھی تھوڑی دیر پہلے آپ کے پاس آئے تھے"۔ ننھے
علی بابا نے یاد دلایا۔

"اوہ ہاں یاد آگیا .... واقعی میں تو بھول ہی گیا.... ہاں تو کیوں
آئے تھے تم میرے پیارے بھائی"۔

"تجوری .... میری تجوری کسی نے خالی کر دی ہے"۔

"اوہو اچھا .... یہ تو بہت برا ہوا، لیکن اس نے ایسا کیوں کیا؟"
دوسرے علی بابا نے حیران ہو کر کہا۔

"اب میں کیا کہہ سکتا ہوں کہ اس نے ایسا کیوں کیا"۔

"باباجان .... وہ کوئی چور تھا.... دولت چرا کر لے گیا"۔

"اور ہاں! اب ساری بات یاد آئی.... کوئی چور میری تجوری کا
صفایا کر گیا ہے.... ذرا تم جلدی سے دیکھ لو.... کہیں وہ چور ادھر بھی نہ
آیا ہو"۔

"ارے باپ رے .... تم تو مجھے ڈرا رہے ہو.... خیر میرا کیا جاتا

ہے .... ڈر لیتا ہوں"۔ یہ کہ کر وہ تھر تھر کانپنے لگا۔

"ارے بھائی میاں پہلے تجوری کو دیکھ لو.... ڈر بعد میں لینا"۔

"ہاں واقعی.... یہ بھی ٹھیک ہے.... آؤ تم بھی آؤ"۔

دوسرے علی بابا نے اپنی تجوری کھولی۔ وہ زیورات، اشرفیوں اور ہیروں سے بھری پڑی تھی۔

"خدا کا شکر ہے، میری طرف وہ چور نہیں آیا"۔

"اچھی بات ہے.... اب میں تیسرے علی بابا سے پوچھ لوں"۔

"ضرور پوچھ لو"۔ اس نے کہا۔

"بلکہ تم بھی میرے ساتھ چلو"۔

"اچھی بات ہے"۔

ایک ایک کر کے انہوں نے تمام علی باباؤں سے پوچھ ڈالا.... اور کس کی تجوری خالی نہ ملی.... اس کا مطلب یہ تھا کہ تجوری صرف پہلے علی بابا کی خالی کی گئی تھی۔

وہ بستی.... علی بابا کی بستی کے نام سے مشہور تھی.... اس بستی میں پورے چالیس علی بابا رہتے تھے.... یہ آپس میں بھائی تھے.... ہر ایک کا گھر الگ الگ تھا.... یہ اسی علی بابا کے خاندان کے تھے۔ جس نے چالیس چوروں کا مال لوٹا تھا.... اپنے گدھوں پر مال بھر بھر کر اس غار میں سے مال لایا تھا.... اور سارے چوروں کو موت کے گھاٹ اتار دیا تھا.... پھر اس نے کئی شادیاں کیں.... بیویوں سے کئی کئی بچے ہوئے اور

اس طرح یہ خاندان پھیلتا چلا گیا.... یہاں تک کہ موجودہ زمانے تک بھی چلا آیا.... اور اب ایک شہر میں ان کی باقاعدہ بستی موجود تھی.... اس بستی کا نام بستی علی بابا تھا.... اس بستی میں چالیس گھر تھے.... ان چالیس گھروں میں چالیس علی بابا رہتے تھے.... چالیس چوروں کی لوٹی ہوئی یہ دولت قارون کے خزانے سے بھی کئی گنا بڑی تھی.... اس دولت کو انہوں نے نہایت انصاف کے ساتھ آپس میں تقسیم کر لیا تھا۔

لیکن اس دولت کی وجہ سے وہ کوئی کام نہیں کرتے تھے.... بس کھاتے تھے، پیتے تھے، سوتے تھے اور جاگتے تھے، کرنے کے لیے ان کے پاس کام تو کوئی نہ تھا، لہٰذا وہ بہت سست اور کاہل ہو گئے تھے، ان کی یادداشت بھی بالکل خراب ہو گئی تھی.... بات بات پر کوئی نہ کوئی بات بھول جاتے تھے۔

دوپہر کو وہ سب جمع ہوئے اور اس پر غور کیا گیا کہ کیا کریں.... آخر وہ سب جمع ہو کر تھانے پہنچے.... تھانے دار اتنے بہت سے لوگوں کو دیکھ کر گھبرا گیا.... تھے بھی بہت موٹے تازے۔

"کیا بات ہے.... آپ لوگوں کا ارادہ تھانے پر حملہ کرنے کا تو نہیں ہے.... آپ کا تعلق ڈاکوؤں سے تو نہیں ہے؟"

"جی نہیں، ہم تو علی بابا ہیں"۔

"علی بابا ہیں.... اچھا سمجھا! آپ علی بابا ہیں اور یہ سب کون ہیں"۔ تھانے دار بولا۔

"یہ بھی علی بابا ہیں"۔

"یہ کیا بات ہوئی.... آپ سب کے سب علی بابا کس طرح ہو سکتے ہیں"۔

"بس ہیں، اس میں آپ کو کیا اعتراض ہو سکتا ہے.... ہم سب نے اپنا نام علی بابا رکھا ہے"۔

"حیرت ہے، کمال ہے .... افسوس ہے"۔ تھانے دار نے جلدی جلدی کہا۔

"اور بھی اگر کچھ ہے تو وہ بھی بتا دیں"۔ پہلے علی بابا نے جل کر کہا۔

"جی نہیں.... آپ بتائیں.... آپ لوگوں کو ہوا کیا ہے"۔

"ہمارے پہلے بھائی کی تجوری کسی چور نے صاف کر دی ہے .... ہم رپورٹ درج کرانے آئے ہیں.... آپ چل کر موقع دیکھ لیں، ہمیں ڈر ہے کہیں چور دوسرے بھائیوں کی تجوریوں کے ساتھ بھی یہی سلوک نہ کرے"۔

"اوہو اچھا.... تجوری میں کیا کچھ تھا؟" تھانے دار نے پوچھا۔

"یہ پوچھئے.... کیا نہیں تھا"۔ پہلے علی بابا نے جلدی سے کہا۔

"چلئے! یہ بتا دیں.... کیا نہیں تھا"۔

"آپ مذاق کے موڈ میں ہیں کیا؟"

"نہیں تو.... آپ نے خود ہی تو کہا ہے .... یہ پوچھئے .... کیا نہیں

تھا تجوری میں"۔

"خیر میں بتاتا ہوں.... تجوری میں بے شمار ہیرے تھے.... اشرفیاں تھیں.... زیورات تھے.... سونے کے بھی اور چاندی کے بھی"۔

"ارے باپ رے.... اتنی دولت آپ نے کہاں سے حاصل کی اور کیا...." تھانے دار نے گھبرا کر کہا۔

"اور کیا آپ کیا؟"

"کیا آپ ٹیکس دیتے ہیں؟"

"ٹیکس .... کیسا ٹیکس؟"

"انکم ٹیکس...." تھانے دار نے برا سا منہ بنایا۔

"وہ کیا ہوتا ہے؟"

"جن لوگوں کے پاس ضرورت سے زیادہ دولت ہوتی ہے نا' حکومت ان کی دولت میں سے حصہ وصول کرتی ہے"۔

"اوہ نہیں تو .... ہمیں تو کسی نے یہ بات بتائی ہی نہیں"۔

"اب اگر میں رپورٹ لکھوں گا تو انکم ٹیکس والے آپ کے پیچھے پڑ جائیں گے اور آپ سے یہ پوچھیں گے کہ اتنی دولت کہاں سے حاصل کی .... اور اگر آپ جواب نہ دے سکے .... تو انکم ٹیکس والے آپ کو گرفتار کرنے کا حکم دیں گے' پھر مجھے آپ کو گرفتار کرنا پڑے گا.... اب آپ سوچ لیں .... رپورٹ لکھوانا پسند کریں گے یا نہیں"۔

"ہم .... ہم ذرا سوچ لیں"۔

"ذرا کیا .... آج تمام دن سوچ لیں .... اگر رپورٹ لکھوانے کا فیصلہ ہو جائے تو کل آکر لکھوا لینا"۔ تھانے دار نے کہا۔

"بہت بہت شکریہ تھانے دار صاحب"۔ انہوں نے خوش ہو کر کہا۔

وہ سب اپنی بستی میں لوٹ آئے .... لیکن وہاں پہنچ کر بھول گئے کہ انہیں کیا کرنا ہے .... سب کھا پی کر سو گئے .... دوسرے دن صبح سویرے دوسرے علی بابا کی آنکھ کھلی .... اس نے سرہانے کے نیچے سے تجوری کی چابی اٹھائی اور تجوری کو کھولا .... دوسرے ہی لمحے وہ دھک سے رہ گیا .... تجوری خالی پڑی تھی....

"ارے! میری تجوری کون خالی کر گیا؟"

ایک بار پھر وہ سب جمع ہوئے' اب انہیں یاد آیا کہ وہ تھانے دار سے کیا بات کر کے آئے تھے۔

"پہلے تو یہ فیصلہ کرو کہ رپورٹ لکھوانی ہے یا نہیں.... اس طرح انکم ٹیکس والے ہمارے پیچھے پڑ گئے تو کیا ہو گا"۔

"وہ سر جوڑ کر بیٹھ گئے.... آخر انہوں نے کافی دیر بعد سر اوپر اٹھائے۔

"ہمیں تھانے دار سے بات کرنا ہو گی.... ہم اس سے سودا کر لیتے ہیں"۔

"سودا .... کیا مطلب.... کیسا سودا؟"

"یہ کہ وہ چوری کی رپورٹ نہ درج کرے .... اور ویسے چور کا سراغ لگانے کی کوشش کرے.... اگر اس نے چور کو پکڑ لیا اور اس سے ہمارا مال ہمیں دلوا دیا تو ہم تھانے دار صاحب کو بھی حصہ دیں گے.... اس طرح سانپ بھی مر جائے گا اور لاٹھی بھی نہیں ٹوٹے گی"۔

"بھئی واہ! اس سے اچھی ترکیب بھلا کیا ہو سکتی ہے"۔ پہلے علی بابا نے کہا۔

وہ سب جمع ہو کر تھانے دار کے پاس پہنچے.... تھانے دار انہیں دیکھ کر مسکرایا۔

"ہاں سناؤ.... کیا فیصلہ ہوا؟"

"آج دوسرے علی بابا کی تجوری چور نے صاف کر دی"۔

"اوہو اچھا"۔ تھانے دار نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

پھر جلدی سے بولا۔

"پھر آپ نے کیا فیصلہ کیا ہے.... کیا میں رپورٹ درج کر لوں؟"

"کیا کوئی ایسا طریقہ نہیں ہو سکتا کہ چور بھی مل جائے.... چوری کا مال بھی مل جائے اور انکم ٹیکس والوں کو کانوں کان خبر بھی نہ ہو"۔

"ایسا طریقہ بھلا کیا ہو سکتا ہے.... انکم ٹیکس والے ہر ہفتے تھانے آتے ہیں اور تمام رپورٹوں کی نقل لے جاتے ہیں.... دراصل موجودہ حکومت نے انہیں خاص طور پر ہدایات دی ہیں.... کہ تھانوں سے جا کر پہلے رپورٹوں کی نقل حاصل کیا کریں.... تاکہ دولت مند لوگوں کا سراغ

لگ سکے اور ان سے ٹیکس وصول کیا جا سکے"۔

"تو پھر ایسا کرتے ہیں.... آپ رپورٹ درج نہ کریں.... چور کا سراغ رپورٹ کے بغیر لگائیں.... اس طرح ہم آپ کو اس دولت میں سے ایک بڑا حصہ دیں .... جو آپ چور سے حاصل کریں گے"۔

"اس میں بہت بڑا خطرہ ہے.... اگر میرے آفیسر کو پتا چل گیا تو وہ مجھے نوکری سے نکال دے گا"۔

"لیکن اسے پتا لگے گا ہی کیوں؟"

"اچھی بات ہے.... میں آج غور کر لوں.... آپ لوگ کل میرے پاس آنا"۔

"بہت بہت شکریہ"۔

یہ کہہ کر وہ اٹھ کھڑے ہوئے.... اور اپنی بستی کو لوٹ گئے.... تیسرے دن تیسرے علی بابا کی تجوری کا چور نے صفایا کر دیا تھا.... اب تو وہ اور بھی پریشان ہو گئے.... سب جمع ہو کر تھانے پہنچے....

"ایک اور خبر سن لو تھانے دار صاحب"۔

"اب کیا ہوا؟"

"تیسری تجوری کا صفایا ہو گیا"۔

"ہوں! معلوم ہوتا ہے.... چور تم لوگوں کے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑ گیا ہے"۔

"آپ کو کیسے معلوم ہو گیا.... کیا اس نے آپ کے سامنے ہاتھ

دھوئے تھے، اگر ایسا ہے تو آپ نے اسے پکڑا کیوں نہیں"۔ پہلے علی بابا نے کہا۔

"ارے نہیں! یہ بات نہیں ہے.... میرا مطلب تھا.... وہ آپ کے پیچھے بری طرح پڑ گیا ہے"۔

"تو پھر اس میں ہاتھ دھونے کا ذکر کہاں سے نکل آیا تھا؟" دوسرے علی بابا نے برا سا منہ بنایا۔

"خیر چھوڑیں اس بات کو.... مجھے آپ کی پیش کش منظور ہے.... اگر میں نے چور کو پکڑ لیا تو میں نصف دولت لوں گا"۔

"ٹھیک ہے.... ہمیں منظور ہے"۔

"میں شام کو آپ لوگوں کی بستی میں آؤں گا.... آپ کے گھروں کا جائزہ لوں گا اور اندازہ لگانے کی کوشش کروں گا کہ چور کس طرف سے آتا ہے.... کس طرف سے جاتا ہے.... اندر کس طرح داخل ہوتا ہے"۔

"ہوں! ٹھیک ہے"۔

اس شام تھانے دار ان کی بستی میں پہنچ گیا.... اس نے ایک ایک گھر کا بغور جائزہ لیا.... پھر رات کے وقت بھی وہیں پر رہنے کا پروگرام بنایا.... اس نے ان سب سے کہا۔

"آپ بے فکر ہو کر سو جائیے.... میں صبح تک ضرور چور کو پکڑ لوں گا"۔

"بھئی واہ! پھر تو مزا آ جائے گا"۔

"ہاں واقعی.... مزا ضرور آئے گا.... فکر نہ کرو"۔ اس نے کہا۔

رات کو تھانے دار نے وہاں ڈیوٹی دی.... اور تمام علی بابا گہری نیند سوتے رہے.... صبح سویرے چوتھے علی بابا نے اپنی تجوری کھولی تو بوکھلا گیا.... تجوری خالی پڑی تھی.... وہ دوڑ کر باہر نکلا تو تھانے دار اس کے دروازے پر بیٹھا اونگھ رہا تھا....

"اٹھئے جناب.... تھانے دار صاحب.... دیکھئے آج میری تجوری کا وہ چور صفایا کر گیا"۔

تھانے دار گھبرا کر اٹھا.... اور اندر جا کر دیکھا۔ تجوری خالی پڑی تھی۔

"اس کا مطلب ہے.... آپ باہر تمام رات سوتے رہے"۔

"نہیں.... میں صبح ہونے پر سویا تھا.... اور رات میں کوئی چور اس طرف نہیں آیا...."

"تب پھر تجوری کیسے صاف ہو گئی؟"

"اس بات پر تو مجھے بھی حیرت ہے"۔

لیکن اب ہم کیا کریں.... آپ بھی ہمارے کام نہیں آ سکے"۔

چوری کا سراغ اتنی آسانی سے تو لگ نہیں سکتا.... دو چار دن تک مسلسل نگرانی کرنا پڑے گی.... تب کہیں جا کر اس کا سراغ لگے گا.... اگر آپ لوگ تیار ہیں تو میں ڈیوٹی دوں گا.... ورنہ آپ اپنے گھر

راضی.... میں اپنے تھانے راضی"۔

"ٹھیک ہے.... ہم سب مشورہ کر کے آپ کو بتائیں گے"۔

"مجھے کوئی اعتراض نہیں.... تھانے آکر بتا دینا"۔

دوپہر کو سب علی بابا پھر سر جوڑ کر بیٹھے اور آخر کار یہ طے کیا کہ تھانے دار کو ابھی چند دن اور دیئے جائیں.... واقعی چور کو فوراً پکڑنا آسان کام نہیں.... اس میں کچھ وقت لگے گا.... انہوں نے تھانے جا کر تھانے دار کو اپنا یہ فیصلہ سنا دیا.... اس نے کہا۔

"اچھی بات ہے.... آپ نے درست فیصلہ کیا.... آپ کا فیصلہ سن کر خوشی ہوئی.... میں چند دن کے اندر اندر چور کو پکڑ کر دکھا دوں گا"۔

تمام علی بابا خوش وہ گئے.... اس رات بھی پانچویں علی بابا کی تجوری خالی ہو گئی۔ لیکن اب انہیں اس بات کی پرواہ نہیں تھی.... اس لیے کہ وہ جانتے تھے.... تھانے دار اپنا کام برابر کر رہا ہے اور بہت جلد تمام دولت چوروں سے واپس حاصل کر لی جائے گی"۔

پھر تین دن اور گزر گئے.... آٹھ تجوریاں خالی ہو گئیں.... آخر نویں دن تھانے دار نے ان سب کو جمع کیا اور بتایا۔

"آپ کو یہ جان کر خوشی ہو گی کہ آخر کار میں نے چور کا سراغ لگا لیا"۔

"وہ مارا.... وہ کہاں ہے؟"

"اس کا ٹھکانہ پہاڑی علاقے میں ہے.... وہ ایک غار میں رہتا ہے اور اس نے آپ سے لوٹی ہوئی تمام دولت اس غار میں جمع کر رکھی ہے"۔

"وہ مارا.... یہ کام کیا ہے آپ نے"۔ پہلا علی بابا چلایا۔

"پھر.... ہم کب اپنی دولت اس سے حاصل کرنے جائیں گے"۔

"ابھی نہیں ایک دو روز اور انتظار کرنا ہو گا.... اس لیے کہ میں اس کے گرد اپنا جال لگا رہا ہوں.... اس طرح وہ بھاگ نہیں سکے گا"۔

"بہت خوب.... تھانے دار صاحب جواب نہیں آپ کا"۔ دوسرے علی بابا نے کہا۔

دو روز اور گزر گئے.... اس دوران دو تجوریاں اور خالی ہو گئیں.... لیکن علی باباؤں کو اب تجوریاں خالی ہونے کی کوئی فکر نہیں رہ گئی تھی۔

اور پھر اگلے دن تھانے دار نے اعلان کیا۔

"آج ہم سب مل کر اس چور کو پکڑنے جائیں گے"۔

○☆○

شام کے وقت تھانے دار نے ان سب کو جمع کیا.... پھر چالیس کے چالیس علی باباؤں کو لے کر وہ جنگل کی طرف روانہ ہوا.... انہیں بہت دور تک پیدل سفر کرنا پڑا.... کیونکہ ان اطراف میں کوئی سواری نہیں آ سکتی تھی.... ہاں گھوڑے یا گدھے ضرور لا سکتے تھے.... علی بابا گدھوں پر سواری کو اپنی بے عزتی خیال کرتے تھے.... گھوڑوں پر چڑھنے سے ڈرتے تھے.... لہٰذا انہیں پیدل ہی آنا پڑا۔

یہ ایک پہاڑی علاقہ تھا.... وہ پتھریلی زمین پر چلتے چلتے تھک گئے.... پیدل چلنے کی انہیں بھلا کہاں عادت تھی.... وہ تو کہیں جاتے ہی نہیں تھے.... اپنے گھروں سے بھی نہیں نکلتے تھے.... زیادہ سے زیادہ ایک علی بابا دوسرے علی بابا کے گھر ہو آتا تھا.... بس ایک دوسرے سے مل لیتے تھے....

ان کے پاؤں بری طرح دکھنے لگے.... وہ برے برے منہ بنانے لگے.... آخر پہلے علی بابا نے کہا۔

"بس بھائی تھانے دار.... اب اور نہیں چلا جاتا.... اس سے تو

بہتر تھا ہم گدھوں پر آ جاتے"

"لیکن ابھی تو بہت فاصلہ باقی ہے.... کیا خیال ہے.... پھر کیوں نا کل گدھوں پر بیٹھ کر آ جائیں؟"

"ہاں! یہ ٹھیک رہے گا"۔

وہ سب وہیں سے واپس لوٹ گئے.... دوسرے دن نویں علی بابا کی تجوری چور صاف کر گیا تھا.... لیکن اب انہیں بھلا کس بات کی پرواہ تھی.... وہ جانتے تھے.... وہ چور کے ٹھکانے پر پہنچ جائیں گے اور اپنی ساری دولت لے آئیں گے.... اگلے دن اکتالیس گدھوں کا انتظام کیا گیا.... وہ ان پر سوار ہوئے اور اس سمت میں روانہ ہو گئے.... لوگ انہیں دیکھ کر.... گدھوں کے اس جلوس کو دیکھ کر بہت ہنسے.... انہیں بہت شرم آئی.... لیکن وہ اور کر بھی کیا سکتے تھے.... اپنی دولت اس غار میں چور کے لیے تو نہیں چھوڑ سکتے تھے....

آخر جب گدھوں کا جلوس شہر سے باہر نکل گیا تو لوگوں کے مذاق سے ان کی جان چھوٹی۔ ان کا سفر جاری رہا.... یہاں تک کہ وہ ایک غار کے دہانے تک پہنچ گئے۔

"یہی وہ غار ہے.... جس میں چور نے آپ لوگوں کی دولت جمع کر رکھی ہے"۔

"اوہ!" ان کے منہ سے ایک ساتھ نکلا۔

"اب ہم اندر داخل ہوں گے.... چور اس وقت غار کے اندر

نہیں ہو گا.... ہم ساری دولت سمیٹ کر یہاں سے رفو چکر ہو جائیں گے"۔

"لیکن تھانے دار صاحب.... یہ تو اس مسئلہ کا حل نہیں ہے.... جب تک ہم اس چور کو نہیں پکڑیں گے.... اسے موت کے گھاٹ نہیں اتاریں گے، اس وقت تک وہ ہمیں کہاں چین لینے دے گا"۔

"ہوں! بات تو ٹھیک ہے.... تب پھر ہمیں یہیں رک کر پہلے چور کا انتظار کرنا ہو گا.... یا پھر غار کے اندر چل کر ہم چور کا انتظار کریں...."

"میرے خیال میں تو اندر بیٹھ کر انتظار کرتے ہیں"۔

"ٹھیک ہے"۔ تھانے دار نے کہا۔

اور سب اس غار میں داخل ہوتے چلے گئے.... غار اندر سے بہت کھلا تھا.... اندر پرانے زمانے کا ایک چراغ جل رہا تھا.... اس چراغ کو دیکھ کر وہ چونکے۔

"ارے.... کہیں یہ چراغ الہ دین کا تو نہیں؟" ایک علی بابا نے کہا۔

"لگتا تو وہی ہے"۔

"تب ہم جاتے وقت یہ چراغ بھی لے چلیں گے"۔ دوسرے نے کہا۔

"لیکن ابھی آپ لوگ اس چراغ کو ہاتھ نہیں لگائیں گے....

ورنہ غار میں اندھیرا ہو جائے گا"۔ تھانے دار نے کہا۔

"بالکل نہیں لگائیں گے.... ارے مگر.... غار میں دولت تو کہیں بھی نظر نہیں آ رہی"۔

"پہلے چور آئے گا.... پھر ہمیں دولت نظر آئے گی"۔

"کک.... کیوں.... کیا وہ دولت کو سلیمانی ٹوپی اوڑھا کر چلا گیا ہے؟" ایک علی بابا نے گھبرا کر کہا۔

"نہیں! اس غار میں کچھ خفیہ جگہیں ہیں.... جن کے کھلنے کا طریقہ اس چور کو معلوم ہے.... جیسے کھل جا سم سم.... نہیں سنا آپ نے"۔

"ہم نے نہیں سنا ہو گا.... وہ ہمارے ہی تو دادا پردادا تھے.... جنہوں نے چالیس چوروں سے یہ ساری دولت حاصل کی تھی.... کھل جا سم سم کہہ کر غار میں داخل ہوتے تھے اور گدھوں پر دولت رکھتے اور گھر لے آتے تھے.... یہاں تک کہ تمام دولت انہوں نے اپنے محل میں جمع کر لی تھی.... اور آج تک ہم اس دولت پر ہی تو عیش کر رہے ہیں"۔

"ہاں! یہ بھی ٹھیک ہے.... تو آپ کو یہ کہانی زبانی یاد ہے"۔

"بالکل...." وہ ایک ساتھ بولے۔

"چور اب تک نہیں آیا.... میں ذرا باہر نکل کر اس کو دیکھ آؤں.... اگر آپ کہیں تو"۔

"اچھی بات ہے.... لیکن بہت دور نہ نکل جایئے گا.... ورنہ ہمیں ڈر لگنے لگے گا"۔

"آپ فکر نہ کریں"۔

تھانے دار غار سے باہر نکل گیا.... اور پھر انہیں غار کا منہ بند ہوتا نظر آیا.... ایک پتھر سرک کر غار کے منہ پر آ گرا۔

"ارے.... یہ کیا!" وہ چلائے اور غار کے منہ کی طرف دوڑ پڑے۔

لیکن باہر سے تھانے دار کی کوئی آواز سنائی نہ دی۔

"بھائی تھانے دار صاحب!.... یہ کیا.... آپ نے غار کا منہ کیوں بند کر دیا ہے.... خدا کے لیے اسے کھولیے.... ہمارے دم گھٹ رہے ہیں یہاں"۔

تھانے دار کی طرف سے کوئی جواب نہ آیا.... وہ چیخ چیخ کر تھک گئے۔

"اب کیا کریں.... یہ تو ہمیں دھوکا دے گیا؟

"اب یہ ہماری بستی میں جا کر باقی تجوریوں سے مال خود ہڑپ کرے گا.... اس نے یوں.... اگر ایک چور یہ کام کر سکتا ہے.... تو وہ کیوں نہیں کر سکتا.... وہ تو چور سے بھی زیادہ آسانی سے یہ کام کر سکتا ہے"۔

"ہاں! لیکن ہم کیا کریں؟"

"سب مل کر اس پتھر کو ہٹانے کی کوشش کرتے ہیں"۔
"میں تو بہت تھکا ہوا ہوں.... زور تم لگا لو"۔
"میں تم سے زیادہ تھکا ہوا ہوں"۔ دوسرے نے کہا۔
"میں بھی کوئی کم تھکا ہوا نہیں ہوں"۔ ایک اور علی بابا بولا۔
غرض کوئی بھی پتھر پر زور لگانے پر تیار نہ ہوا اور سب ایک طرف بیٹھ گئے.... پھر نہ جانے کب سو گئے.... دوسرے دن ان کی آنکھیں کھلیں تو اسی غار میں تھے اور یہ دیکھ کر ان کی حیرانی اور بڑھی کہ ان کے بیوی اور بچے بھی وہاں موجود تھے۔
"ہائیں.... یہ تم لوگ یہاں کس طرح پہنچ گئے"۔
"تھانے دار صاحب لائے ہیں"۔
وہ خود کہاں ہیں؟"
"شاید غار کے باہر"
"تھانے دار صاحب.... کیا آپ غار کے باہر موجود ہیں؟"
"ہاں! اور میں کیا کر سکتا ہوں"۔
"لیکن آپ غار سے باہر کیا کر رہے ہیں؟"۔ کئی علی بابا چیخ کر بولے۔
"انتظار.... چور کا انتظار کر رہا ہوں.... پتا نہیں.... بد تمیز کہاں رہ گیا ہے.... اب تو اس نے آپ سب کی تجوریاں خالی کر دی ہیں.... پہلے تو وہ ایک رات میں ایک تجوری خالی کرتا تھا.... لیکن آپ لوگوں

کے یہاں آنے پر تو اس نے ایک ہی رات میں تمام تجوریاں خالی کر دیں"۔

"ارے باپ رے.... اور آپ کچھ نہ کر سکے؟"

"اور میں کیا کرتا.... میں تو آپ لوگوں کو یہاں پہنچانے میں لگا ہوا تھا"۔

"لیکن ہمارے یہاں آنے کا کیا فائدہ ہوا؟.... اور آپ نے غار کا منہ کیوں بند کر رکھا ہے؟"

"اگر غار کا منہ بند نہیں کروں گا تو چور قابو میں نہیں آئے گا"۔

"وہ کیسے؟"

"وہ منہ کھلا دیکھ کر وہ جان جائے گا کہ اندر اس کے دشمن موجود ہیں اور بھاگ نکلے گا.... پھر آپ کے لیے ہمیشہ خطرہ بنا رہے گا.... اس سے نجات حاصل کرنے کا بس ایک ہی طریقہ ہے"۔

"اور وہ کیا"۔

"یہ کہ ہم اس کا انتظار کریں"۔

"اچھی بات ہے.... تو آپ بھی ہمارے ساتھ اندر آ کر بیٹھ جائیں"۔

"نہیں جناب! میں آپ لوگوں کے ساتھ نہیں بیٹھ سکتا اس لیے کہ اس طرح چور قابو میں نہیں آئے گا"۔ تھانے دار نے کہا۔

"پتا نہیں کیا معاملہ ہے.... آپ نے تو کہا تھا اس چور نے ہماری تجوریوں سے لوٹی ہوئی رقم اس غار میں چھپا رکھی ہے۔ لیکن یہاں تو دولت کا نام و نشان تک نہیں"۔

"اس غار میں کچھ خفیہ جگہیں ہیں.... دولت چور نے ان خفیہ جگہوں پر رکھی ہوئی ہے"۔

"لیکن باقی تجوریوں کی دولت اس نے کہاں چھپائی ہو گی؟"

"اب وہ دولت ہی تو گدھوں پر لاد کے یہاں لائے گا اور ہم اسے رنگے ہاتھوں پکڑلیں گے"۔

"بھئی واہ! یہ ہوئی نا بات"۔ پہلے علی بابا نے خوش ہو کر کہا۔

"لیکن اگر وہ نہ آیا.... ہمیں دیکھ کر اور ادھر ادھر کہیں چھپ گیا تو....."

"تب پھر آپ کو اسے ان پہاڑیوں میں ڈھونڈنا ہو گا.... آخر آپ چالیس علی بابا ہیں، ایک چور کو نہیں ڈھونڈ سکتے"۔

"کیوں نہیں ڈھونڈ سکتے.... ضرور ڈھونڈ سکیں گے"۔

"بس تو پھر.... اگر وہ نہ آیا.... تو اسے ڈھونڈنا آپ کا کام ہو گا اور اسے جیل کی ہوا کھلانا میرا کام ہو گا"۔

"اچھی بات ہے"۔

تین گھنٹے گزر گئے.... لیکن انہیں چور کے آنے کی کوئی خبر نہ مل سکی"۔

"آخر ہم کب تک انتظار کریں گے؟"

"لو.... ادھر میرا بھی تھانے پہنچنے کا وقت ہو رہا ہے.... اگر میں وقت پر تھانے نہیں پہنچا تو پولیس والے ادھر آ جائیں گے اور پھر آپ کی دولت آپ کے ہاتھ نہیں لگ سکے گی"۔

"وہ کیسے؟"

"پولیس والے ساری دولت خود ہڑپ کر جائیں گے.... میں غار کا منہ کھول رہا ہوں.... آپ لوگ اب اسے ان پہاڑیوں میں تلاش کریں.... میں تھانے ہو کر آتا ہوں.... اگر میں نہ آ سکا تو آپ لوگ تھانے کی طرف ہرگز نہ آیئے گا.... کہیں پولیس والوں کو آپ کی کہانی معلوم ہو گئی تو پھر ساری دولت گئی آپ کے ہاتھوں سے"۔

اور پھر تھانے دار نے غار کا منہ کھول دیا.... وہ سب باہر نکل آئے۔

"اچھا میں چلتا ہوں.... آپ اس کا انتظار کریں.... اور پھر تلاش شروع کر دیں"۔

"اچھی بات ہے"۔

تھانے دار شہر کی طرف مڑ گیا.... چالیس علی بابا اور ان کے بیوی بچے بیٹھے بہت دیر تک چور کا انتظار کرتے رہے.... جب وہ نہ آیا تو ایک نے کہا۔

"وہ ضرور ہمیں دیکھ کر یہاں کہیں چھپ گیا ہے.... آؤ ہم اسے

تلاش کریں.... وہ ایک ہے اور ہم چالیس...."

"اور کبھی ہمارے پردادا اکیلے تھے اور وہ چالیس تھے.... یہ کس قدر عجیب بات ہے.... ذرا وہ کہانی دہراؤ تو...."

"اس کہانی کا کیا دہرانا.... سب کو اس کا ایک ایک سین یاد ہے"۔

"پھر بھی.... جانے کیوں.... آج اس کہانی کو دہرانے کو جی چاہ رہا ہے...."

"بھئی ہمارے پردادا لکڑہارے تھے.... محنت مزدوری کرتے تھے، جنگل سے لکڑیاں کاٹ کاٹ کر اپنے گدھے پر لاد لاد کر شہر لے جایا کرتے تھے اور ان لکڑیوں کو بیچ کر اپنا اور اپنے بال بچوں کا پیٹ پالتے تھے.... ان کا ایک بھائی تھا قاسم.... ایک دن ہمارے پردادا علی بابا جو جنگل میں گئے تو انہوں نے گھوڑوں پر چالیس آدمی آتے دیکھے.... وہ مارے ڈر کے ایک درخت کے پیچھے چھپ گئے اور اپنے گدھے کو بھی چھپا دیا.... چالیس گھوڑے سوار ایک غار کے منہ کے قریب آکر اترے اور ان کا سردار بولا۔

"کھل جا سم سم"۔

غار کا منہ کھل گیا.... وہ چالیس کے چالیس گھوڑوں پر سے بے شمار سامان اتار کر غار میں لے گئے اور پھر غار سے نکل کر سردار نے کہا۔

"بند ہو جا سم سم"۔

غار کا منہ بند ہو گیا' گھوڑے سوار چلے گئے.... اب ہمارے پردادا علی بابا غار کے منہ پر آئے اور بول اٹھے۔

"کھل جا سم سم"۔

"غار کا منہ کھل گیا.... غار ہیرے جواہرات' زیورات اور اشرفیوں سے بھرا ہوا تھا.... اب ہمارے پردادا علی بابا کو معلوم ہوا.... وہ چالیس گھوڑے سوار تو ڈاکو ہیں اور اپنا لوٹ مار کا سامان اس غار میں رکھتے ہیں.... اب انہوں نے اپنے گدھے پر لکڑیوں کی بجائے اشرفیاں لادیں اور گھر لے آئے.... میاں بیوی کا پروگرام یہ بنا کہ ان کو تولا کس طرح جائے.... ترازو گھر میں تھی نہیں.... سو بیوی گئی اور قاسم کے گھر سے ترازو مانگ لائی' لیکن قاسم کی بیوی بہت چالاک عورت تھی.... اس نے ترازو کے نیچے موم لگا دی کہ ذرا دیکھیں تو سہی.... علی بابا کیا چیز تولنا چاہتا ہے.... چنانچہ جب انہوں نے اشرفیاں تولیں تو ایک اشرفی موم کے ساتھ چپک گئی اور قاسم کو اشرفیوں کی بھنک پڑ گئی.... اس نے جنگل میں اس غار تک علی بابا پردادا جان کا پیچھا کیا اور پھر علی بابا کے شہر چلے جانے کے بعد وہ بھی غار میں داخل ہو گیا.... لیکن باہر نکلتے وقت کھل جا سم سم کے الفاظ بھول گیا.... اس طرح وہ باہر نہ نکل سکا اور ڈاکوؤں کے ہاتھ لگ گیا.... ڈاکوؤں نے اسے مار کر وہیں لٹکا دیا....

قاسم واپس گھر نہ آیا تو اس کی بیوی علی بابا کے پاس آئی اور

قاسم کو تلاش کرنے کے لیے اسے جنگل میں بھیجا.... ساتھ ہی اسے ترازو سے چپک جانے والی اشرفی کے بارے میں بھی بتا دیا.... علی بابا سمجھ گیا کہ قاسم اس کا بھائی غار میں پھنس گیا ہے.... چنانچہ وہ رات کے وقت وہاں گئے اور قاسم کی لاش کو اٹھا لائے.... اب چور اس شخص کی تلاش میں شہر آئے جو ان کے مجرم کی لاش اٹھا کر لے گیا تھا....

انہوں نے اس درزی کو تلاش کر لیا.... جس نے قاسم کا کفن سیا تھا.... انہوں نے درزی سے کہا کہ اس شخص کا گھر انہیں بتا دے.... جنہوں نے کفن سلوایا ہے.... درزی نے علی بابا کا گھر چور کو دکھا دیا.... چور نے اس گھر کے دروازے پر نشان لگا دیا تاکہ رات کو جب وہ بدلہ لینے کے لیے آئیں تو انہیں تلاش کرنے میں کوئی دقت نہ ہو.... ادھر علی بابا پردادا کی ایک ملازمہ تھی، اس کا نام مرجینا تھا.... وہ بہت عقلمند تھی، اس نے دروازے پر لگا ہوا نشان دیکھا تو بھانپ گئی کہ دال میں ضرور کالا ہے.... لہٰذا سب گھروں کے دروازوں پر ویسا ہی نشان بنا دیا۔

چور جب رات کو آئے تو تمام دروازوں پر نشان دیکھ کر حیران رہ گئے اور ناکام واپس لوٹ گئے.... اب چوروں کے سردار نے خود درزی کے ذریعے اس گھر کو دیکھا اور ذہن میں رکھ کر لوٹ گیا.... رات کو وہ اونٹوں پر تیل کے چالیس کپے لاد کر وہاں آیا.... ان کپوں میں انتالیس چور چھپے ہوئے تھے.... صرف چالیسویں میں تیل تھا.... سردار نے آ کر علی بابا سے ملاقات کی اور بتایا کہ وہ تیل کا سوداگر ہے.... رات گزارنے

کے لیے جگہ چاہیے۔

پردادا علی بابا نے اسے اپنے پاس ٹھہرا لیا.... رات کو تیل کی ضرورت پڑ گئی تو مرجینا تیل نکالنے کے لیے کپوں کی طرف آئی.... ایک کپا کھولا تو اس میں چور چھپا تھا.... باری باری اس نے سب کپے دیکھ ڈالے.... تمام میں چور تھے، صرف ایک میں تیل تھا.... وہ سمجھ گئی کہ یہ تو غار والے چالیس چور ہیں اور علی بابا کو ختم کرنے آئے ہیں.... اس نے وہ سارا تیل ایک کڑاہے میں کھولایا اور ان کپوں میں ڈالتی چلی گئی.... اس طرح چور جل کر مر گئے، پھر مرجینا نے خنجر سے سردار کا بھی کام تمام کر دیا.... اس کی اس حرکت پر علی بابا پردادا کو غصہ آیا.... لیکن مرجینا نے جب اس کے منہ پر سے نقلی داڑھی ہٹا کر دکھائی تو علی بابا پردادا نے جان لیا کہ وہ تو چالیس چوروں کا سردار تھا.... مرجینا نے کپے کھول کر باقی چور بھی انہیں دکھائے۔

علی بابا نے خدا کا شکر ادا کیا اور پھر بہت سے گدھوں پر انہوں نے راتوں رات وہ تمام دولت غار سے اپنے مکان میں منتقل کی.... اس طرح وہ قارون جیسے خزانے کا مالک بنے اور یہ خزانہ اب تک نسل در نسل ہمارے پاس منتقل ہوتا رہا تھا.... کہ یہ معاملہ پیش آ گیا....

"لیکن یہ کیا بات ہوئی.... کہاں تو ہمارے پردادا کی صرف ایک ملازمہ نے چالیس چوروں کا صفایا کر دیا تھا اور کہاں اب ہم چالیس کے مقابلے میں صرف ایک چور ہے اور ہم اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکے....

اس کا بال بیکا تک نہیں کر سکے"۔ دوسرے علی بابا نے کہا۔
"ہم ان پہاڑیوں میں اسے ڈھونڈ نکالیں گے.... وہ بچ کر جائے گا کہاں؟"

اب انہوں نے اس کی تلاش شروع کر دی.... ادھر ادھر چٹانوں پر مارے مارے پھرتے رہے.... لیکن چور کو نہ ملنا تھا، نہ ملا.... پھر تھک کر بیٹھ گئے.... پھر جان میں جان آئی تو پھر تلاش شروع کر دی.... پھر تھک کر بیٹھ گئے....

بہت دیر تک یہی کرتے رہے.... پھر انہیں بھوک نے نڈھال کر دیا....

اور پھر.... مارے بھوک کے بیچاروں کا برا حال ہو گیا....

"مارے بھوک کے ہمارا تو برا حال ہو گیا.... ہمیں تو جلد از جلد شہر پہنچنا چاہیے.... ورنہ ہم تو مر جائیں گے بھوکے"۔ ایک علی بابا نے گھبرا کر کہا۔

"ہاں! آؤ چلیں"۔ دوسرے نے کہا۔

اب انہیں تلاش ہوئی اپنے گدھوں کی.... لیکن گدھے انہیں کہیں پر نظر نہ آئے۔

"ارے! گدھے کہاں گئے؟" ایک نے چلا کر کہا۔

"ان کا تو ہمیں خیال ہی نہیں رہا.... جلدی سے انہیں تلاش کرو"۔

اب سب گدھوں کو تلاش کرنے لگے.... پہلے چور کو تلاش کر کے تھک کر چور ہو چکے تھے.... اب باقی طاقت گدھوں کی تلاش میں خرچ ہو گئی اور وہ بے دم ہو کر گرنے لگے.... وہ اس قابل نہیں تھے کہ پیدل چلتے ہوئے شہر تک جا سکتے.... انہیں تو پیدل چلنے کی عادت ہی نہیں تھی.... اور اب تو مارے بھوک' پیاس اور تھکن کے ان کا اس ویرانے میں برا حال تھا کہ چند قدم چلنا بھی ان کے لیے پہاڑ سر کرنے سے زیادہ مشکل لگتا تھا....

"تک.... کیا ہم.... کبھی شہر نہیں جا سکیں گے؟" ایک علی بابا نے چلا کر کہا۔

"کاش وہ چور آ جائے.... ہم ساری دولت خوشی سے اسے دے دیں گے.... بس اس سے صرف اتنی درخواست کریں گے کہ ہمیں ہمارے شہر پہنچا دے"۔ دوسرے نے کہا۔

"لیکن وہ کیوں آنے لگا.... وہ تو اب ہم سب کے حصے کی دولت لے کر عیش کرے گا.... لیکن اب تو اس کی آیندہ نا جانے کتنی نسلیں عیش کریں گی"۔ ایک نے کہا۔

"نہیں دوستو! ایسا نہیں ہو گا"۔

چٹانوں میں ایک آواز گونج اٹھی....

انہوں نے جلدی جلدی ادھر ادھر دیکھا.... بولنے والا نظر نہ آیا۔

"کون ہو تم.... کہاں چھپے ہو.... سامنے آکر بات کرو"۔

"اس کی ضرورت نہیں.... میری بات سن لو.... تم لوگوں نے دولت کو صرف عیش اور آرام کرنے کا ذریعہ بنا لیا تھا.... نہ کسی کام کے رہے تھے نہ کاج کے.... مسلسل آرام پرستی اور کام چوری نے تم لوگوں کی عقلوں پر بھی چربی چڑھا دی تھی اور تم کچھ سوچنے کے قابل بھی نہیں رہ گئے تھے.... یہاں تک کہ تم لوگوں کی عقلیں بالکل ماری گئیں.... نتیجہ یہ نکلا کہ پہلے ایک علی بابا کی صرف ایک ملازمہ نے چالیس چوروں کو ختم کر دیا تھا.... آج ایک چور اس قابل ہے کہ تم سب کو ختم کر دے...."

"نہیں نہیں.... ہم پر رحم کرو.... ہمیں نہ مرنے دو.... ہمیں کسی طرح شہر پہنچ جانے دو.... پھر ہم کبھی اس دولت کا نام تک نہیں لیں گے...."

"وعدہ کرتے ہو؟" چور کی آواز ابھری۔

"ہاں وعدہ کرتے ہیں"۔

"تم اس دولت کا کبھی خیال تک دل میں نہیں لاؤ گے؟"

"نہیں لائیں گے...."

"اچھا، ایک بات اور سن لو.... میں چوروں کے اس سردار خاندان کا آدمی ہوں.... نسل در نسل ہم لوگ اپنے پردادا کے قاتلوں کی تلاش کرتے چلے آ رہے ہیں اور آخر میں نے تم لوگوں کو تلاش کر

ہی لیا.... میں اپنے مقصد میں کامیاب ہو ہی گیا.... میں ہرگز کامیاب نہ ہو پاتا.... اگر تم لوگوں نے اس دولت کا صحیح استعمال کیا ہوتا.... اس سے کارخانے لگائے ہوتے.... قوم کو کوئی فائدہ پہنچایا ہوتا.... اس سے ہسپتال بنائے ہوتے، سکول کھولے ہوتے.... لوگوں کی بھلائی کے ادارے بنائے ہوتے.... تم تو دولت پر سانپ بن کر بیٹھ گئے اور اس پر عیش و آرام کرتے رہے.... نتیجہ یہ کہ صرف ایک چور نے تم چالیس کو شکست دے دی.... اپنی عقل کے ذریعے.... اسی عقل سے جب مرجینا نے کام لیا تھا تو چالیس چور مارے گئے تھے.... اسی عقل سے جب ایک چور نے کام لیا تو چالیس علی بابا کو شکست دے دی"۔

"ہم.... ہمیں.... صرف کھانے پینے کے لیے کچھ دے دو اور شہر تک پہنچا دو"۔

"اچھی بات ہے.... میں زندگی گزارنے کے لیے ایک موقع تمہیں اور دوں گا.... یہ لو کھانا.... یہ لو پانی.... پہلے پیٹ بھر لو.... پھر تمہارے گدھے تم تک پہنچ جائیں گے.... تم ان پر سوار ہو کر شہر چلے جانا.... اور مجھ سے آیندہ کے لیے کوئی غرض نہ رکھنا.... اگر تم نے پھر کوئی ایسی ویسی حرکت کرنے کی کوشش کی تو پھر بھی تم لوگوں کو زندہ نہیں چھوڑوں گا...."

ان الفاظ کے ساتھ ہی ان کے آس پاس خوراک اور پانی کے ڈبے اور بوتلیں گرنے لگیں.... وہ کھانے پر بری طرح ٹوٹ پڑے....

کھانے اور پینے کے بعد ان کی جان میں جان آئی.... اسی وقت انہیں اپنے گدھے نظر آئے.... ایک چٹان پر کوئی کھڑا نظر آیا.... اسے دیکھ کر وہ اچھل پڑے۔

"ارے! تھانے دار صاحب آپ؟"

ہاں! میں تھانے دار ہی تمہارا چور ہوں.... قدرت نے مجھے پولیس کی ملازمت دے دی.... اور اس طرح میں شہر شہر پھرتا پھراتا.... یہاں آگیا اور اس طرح تم لوگوں کا کھوج لگانے میں کامیاب ہو گیا...."

"اوہ!" ان کے منہ سے ایک ساتھ نکلا۔

"لیکن تم اس خیال میں نہ رہنا کہ تم مجھ سے اپنی دولت دوبارہ حاصل کر لو گے.... ایسا نہیں ہو سکے گا.... میں نے اس ساری دولت کو سرکاری خزانے میں داخل کرا دیا ہے"۔

چالیس علی بابا دھک سے رہ گئے.... پھر وہ گدھوں پر سوار ہو کر اپنے گھر والوں کے ساتھ چل پڑے۔ ان کی آنکھوں میں آنسو تھے۔

دوسرے دن' آس پاس کے لوگوں نے دیکھا.... چالیس علی بابا گدھوں پر سوار جنگل کی طرف جا رہے تھے.... وہاں سے انہوں نے لکڑیاں کاٹ کر لانا تھیں.... تاکہ اپنا اور اپنے بال بچوں کا پیٹ پال سکیں۔

نئی نسل — نیا ادب

اشتیاق پبلی کیشنز 9/12 نصیر آباد سانده کلاں لاہور فون: 321537

Rs. 7/50 ------------------------------ 786 9310 01 016